

مَرَّاجِبِهِمْ فَجَبَّيْ أَحَبَّهُمْ

قَصَائِدِ مُنْقِبَاتِ

حضراتِ دوازده امام اہل بیتِ کرام  
سید الانام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام

نِیْجۃ طَبْعِ

خمسے

عالیجنابِ حکمت آبِ روشن ضمیر بوعلی نظیرِ حکیم غلام دستگیر صاحبِ قادی  
سلمہ اللہ تعالیٰ وادام فیصنآنہ علی کُلِّ صغیر کبیر ۱۵

وہ طبعِ فیضِ الکریم حیدر آباد کوئٹہ طبعِ محکم

يَا صَبِيْلَ سَلَامٍ وَبَارِكْ عَلَيْهِ الْفَرِيقَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنَاقِبُ دَوَاوَدَ هَامَ ضَوَانَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

ہے محبوبِ حالِ دواوَد ہام

دوستوں نے انکے ہے راضی خدا

انکی رکھے دوستی میں بہک و رب

حق نے پاک انکو گناہوں سے کیا

حافظِ شرع شہ کون و مکان

انکے در کی خاک ہیں سب اولیا

کس طرح ڈرتے تھے یہ اللہ سے

وہ تجیان کر ڈالے پر وہ شرع کا

پوچھتے بت منظرِ حق جان کر

باادبِ دل سوسنیں سب خاص و عام

ہے محبت انکی حُبِ مُصْطَفَا

و دشمنوں پر انکے ہے حق کا غضب

آیتہِ تطہیر سے عقدہ کھلا

حامیِ دینِ رسولِ انس و جان

ہیں ستونِ دینِ محبوبِ خدا

انکساریِ عجز ان کا دیکھیے

رندِ مشربِ آجکل کے صوفیہ

عالموں کا گرنہ ہوتا ان کو ڈر

ان سے عجرت لیوین چوڑی نہ کلام  
مختصر لکھا ہے حال ہر امام

اولیا کے بادشہ ہیں یہ امام  
برکت دارین سمجھا ہے خلا

منقبت حضرت جناب مرتضیٰ علی کریم اللہ وجہہ

ابن عجم مصطفیٰ شیر خدا  
دیکھیے من کنت مولا کی حدیث  
فضل ہر انسان پہ ہر شیخین کا  
آپ کے علم و کرامت پر تہی  
پرورش فرمائے حضرت مصطفیٰ  
ہیں چھپرے بھائی اور داماد بھی  
کریم اللہ وجہہ کہنا بجا  
تین باتیں جو علیؑ کو ہیں نصیب  
حکم حق سے ساتھ مولا کے ہوا  
جانے کی مسجد میں ہر پر وانگی

۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

ہیں امام اول علی مرتضیٰ  
وصف میں اس شاہ کو خاصیت  
یہ سلم ہے کہ بعد انبیا  
پرفضیلت حضرت شیخین کی  
ہے تولد کعبے میں اس شاہ کا  
جانشین مصطفیٰ مولا علیؑ  
شان ہے معبود کی منہ آپ کا  
ایسا فرمائے عزم حق کے حبیب  
ایک تو عقد جناب فاطمہؑ  
دوسرا حاجت رہز جب غسل کی

تیسرا تبہ جو خالق نے دیا  
 تھے خبردار علم سے اللہ کے  
 مرج خوان اوس شاہ کا بے کیر  
 جو ثنا کی ہے رسول پاک نے  
 کعبے میں پیدا ہوئی حضرت علیؑ  
 ہے زواج میں محبوبِ خیبر  
 تھے بڑے لایق ضرار خوش صفت  
 اے ضرار اس دم مجھ پر یہ دو بتا  
 آپ کے اصرار سے مجبور ہو  
 علم اوس شیرِ خدا کا تھا وسیع  
 دین کی تائید میں تہی سخت گام  
 حکم کرتے آپ ساتھ انصاف کے  
 تھی محبت رات اور اندھیری

قلعِ خیبر فتح آپ ہی سے ہوا  
 بین ہزاروں ہی نصیاح آپ سے  
 ہے کلام اللہ میں وصف آپ کا  
 ہیں حدیثیں سیکڑوں اوصاف  
 اور شہادت گاہ بھی مسجد ہوئی  
 لکھتے ہیں علامہ ابنِ حجر  
 اونسے پوچھے ہیں معاویہ یہ بات  
 کیا صفت رکھتے تھے حضرت مصطفیٰؐ  
 یوں بیان کرنے لگے اوصاف  
 عارف باللہ تھے آپ اور شمع  
 حق و باطل کو جدا کرنا کلام  
 زیب دنیا کے پسندیدہ تھے  
 روتے اکثر خوف سے اللہ کے

فکر میں رہتے بہت ناشاد ہو  
 نفس کو کرتے طاعت و دلی  
 کہا نا جو موجود ہوتا کہاتے تھے  
 ہم میں رہتی تھی ہماری طرح  
 جو بلاتا اوسکے گھر جاتے حضو  
 بیعت حق رکھتی تھی وہ دینی ہم  
 کر تو دیندار و نکلی تھی عظمت ضرور  
 زور ناحق پر زبردستوں کا ہو  
 بہر قسم کھا کر یہ کہتے تھے ضرا  
 جب اندھیاری ہوتی پھیلی ایک  
 اپنی وارنہی کو پکڑ کر اشکبار  
 کیا بتاؤں اضطراب اوس شاہ کا  
 جس طرح غمگین روتا ہے کوئی

اور ملا کرتے کفِ افسوس کر  
 موٹے کپڑے پہنتے تھے باجو  
 بد مزہ ہو تو نہ کچھ فرماتے تھے  
 فخر اپنے رتبے کا کرتے نہ تھے  
 عذر کچھ اس میں نہ فرماتے حضو  
 باوجود اوس قرب کو ڈرتی تھی ہم  
 دوست رکھتی تھے غریبوں کو حضو  
 آپ دلو اتے تھے حق مظلوم کو  
 میں نے دیکھا ہے وہ شہ کا اضطراب  
 اور تارونکی ضیا چمپ جاتی تھی  
 ایسا مسجد میں ٹہلتے بے قرار  
 ترپے ہے جون سانپ کا کاٹا ہوا  
 روٹی تھی اس طرح حضرت علیؑ

عاجزی کر کے بد رگاہ حذر  
 کہتے اے دنیا توجہ و اشتیاق  
 میں کنارہ کش ہوں تیرے مکر سے  
 عیش ہی تیرا ذلیل عرصہ ہے کم  
 کرتے افسوس اپنی پر وہ حق شناس  
 وہ سفر ہے دور کا حق کی پناہ  
 رو دیئے سنکر معاویہ یہ حال  
 اشک پو پچھا آپ نے رومال سے  
 تب معاویہ نے فرمائی یہ بات  
 وصف ایسے ہی تھے ذاتِ پاک کے  
 حال مولا کا غلام دستگیر

عرض کرتے دَبَّآ یَا رَبَّنَا  
 مجھ طرف کی مین و یا بجگو طلاق  
 یہ فریب اپنا تو جا اور و نکو دے  
 ہے بھرا تجھ میں سرسرخوف و غم  
 عاقبت کا تو شہ کم ہے اپنے پاس  
 اوزمادانگی وحشت کی راہ  
 اشک ٹپکے داڑھی پر بارِ مثال  
 جتنے حاضر تھے وہ سب فزولگے  
 ارضہ ارباب تم کہے جو کچھ صفا  
 اپنی رحمت او نہ حق نازل کر  
 سکے شرما جائینگے زند فقیر

منقبتِ جنابِ امام حسن و حضرت جنابِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ہے حسن ابن علی نام آپ کا

دوسرے ہیں جو امام دوسرا

تیسرے حضرت حسین باصف  
 دو جہانیں شوکت ہر دو جناب  
 شان انکی ہر کسی پر ہے عیان  
 ہو سکے کیونکر بیان آنجناب  
 تہو شجاعت مثل شیر کبریا  
 ایسا فرمائے رسول اللہ نے  
 دوست انکو رکھ تو اے با خدا  
 یہ بھی فرمائے ہیں ختم المرسلین  
 وصف انکا آپ فرمایا خدا  
 انکے غم میں رویہ ہیں حضرت رسول  
 سب خدائی کو رد لایا انکا غم  
 جانتے ہیں انکو سب میر و فقیر  
 بمنے بستان شہادت میں لکھا

سید الشہداء شہید کر بلا  
 اسطرح روشن ہے مثل آفتاب  
 حال انکا کون کیجے بیان  
 میں براہون ہر زبان میری جزا  
 صبر ان میں فاطمہ زہرا کا تھا  
 دو نوں یفرزند ہیں دلبر میرے  
 دوستو نہر فضل رکھ انکے سدا  
 رہیں یہ سردار اہل جنت کریقین  
 جو کریں تعریف ان کی ہے بجا  
 انکے غم میں وی ہیں زہرا بتول  
 روز محشر تک پہنچا یہ الم  
 طول اب مت کر غلام دستگیر  
 ہے مفضل حال ان حضرات کا

## منقبت حضرت خلیفۃ المسیح زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

<p>             ۹              حال اونکا عرض کرتا ہے غلام              شہر بانو والدہ ہیں آپ کی              اس لئے عابد ہوا نام آپ کا              لی حدیثوں کی سند ہے آپ نے              روز و شب طاعت میں تکیے جاگدا              تھے مقام کعبہ میں پڑھتے نما              میں سنا جا کر صدا تر دیکے              حق تعالیٰ سے یہ کرتے تھے دعا              اور اس مسکین کو دے اپنی پناہ              اس فقیر عاجز کو دے اپنی پناہ              حق سے جو مانگا وہ مقصد مل گیا              زرد ہو جاتا تھا چہرہ آپ کا         </p>	<p>             ہیں جو زین العابدین جو تھے امام              ہیں یہ فرزند حسین ابن علیؑ              بس عبادت کرتے تھے صبح و سنا              چند اصحاب اور چچا اور باپ سے              صاحب تقویٰ تھے اور والدائے ا              راوی کہتا ہے کہ حضرت بانیاز              دیر تک مسجد میں جب شامل ہے              انکسار اور عجز سے وہ با خدا              چاہتا ہے بندہ یہ تیری پناہ              دے یہ سائل کو پناہ اے باؤشہ              راوی کہتا ہے میں پڑھ کر یہ دعا              کرتے تھے جہنم و صلوٰۃ با خدا         </p>
---	--



آپ سے پوچھا کسی نے یا امام  
 بولے حضرت جانتے ہو تم اسے  
 چہپ کے راتوں کو غریبوں کے لئے  
 حلم ایسا تھا کیسے عرض کی  
 آپ اوسکے ساتھ اوسکے گھر گئے  
 گرہے اوس گالی کر قابل میری شان  
 ہو وہ گالی شان سے میری خلاف  
 دوستو یہ حلم تھا اوس شاہ کا  
 آپ کرتے تھے نماز اک دن ادا  
 سر پہ گہر جلتا تھا نیچے تھے کپڑے  
 جب نماز حق سے فارغ ہو چکے  
 جل گیا گہر آپ کو تھی کچھ خبر  
 آتش و دوزخ کا تھا ہم کو ملال

کیوں یہ چہرہ ہو رہا ہر زروفا  
 اب کٹے ہوئے ہیں کیسے سامنے  
 درہم و دینار و پیکر آتے تھے  
 گالیان دیتا ہی حضرت کو کوئی  
 اوس شقی بہ کو نرمی سے کہے  
 مجھ کو بخشے حق تعالیٰ امی جان  
 اس خطا کو حق کر ہی پیری معاف  
 اور تھا کس طرح کا خوفِ خدا  
 آگ گہر کو لگ گئی اور جل گیا  
 یان نہ کچھ پروا تھی سب چلاتے تھے  
 سب نے معروضہ کیا اوس شاہ سے  
 تب کہے شبیر کے نو نظیر  
 بیان کی آتش کا بہلا کیا خیال

<p>             ہیبتِ خالق سی تہراز حد ملول              بند ہر اک خوفِ حق سی کانپا اٹھا              آپ تھے خاموش وہ دین کے امام              آپ کیوں خاموش ہیں بن حسینؑ              ہو لایبتیک کا خطا حشر اثر              اونٹ پر سے گر پڑے بیہوش ہو              کیسے کیسے صدمے حضرت پر ہو              اوس تنِ نازک پہ پہنائے گئے              زہر سے پاتی شہادت آپ نے              کیسے صابر تھے۔ غلامِ دستگیر           </p>	<p>             جب چلے حج کو ہیں وہ جانِ سؤل              جسم میں لرزہ تھا چہرہ زرو تھا              کہتے تھے لبیک ہمارا ہی تمام              قافلے والوں نے پوچھا کہ کشین              بولے ڈرتا ہوں کہوں لبیک اگر              سنئے یہ لائے جب وہ شہ لبیک کو              گریبا کے معرکہ میں آپ تھے              مین جو زیور خونی قیدی کے لئے              عمر بھر تکلیف ہی سہتے ہے              پوتے زہرا کے مین یہ روشن ضمیر           </p>
--	---

<p>             منقبت حضرت جناب امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ              ہیں امام باقرؑ عالی مقام              انکے ناما ہیں حسنؑ و حسینؑ           </p>	<p>             اے محبوبا پانچویں ہیں جو امام              حضرت عابد کے مین یہ نور عین           </p>
--	---

یعنی جو تہین والدہ اُس شاہ کی  
 اہل بیت مصطفیٰ میں آپ سے  
 راوی کہتا ہے کہ ایک دن کو پہ  
 ہے برہنہ ایک کپڑا ہے بند ہا  
 اوس جوان کے مین گیا نزدیکتر  
 تھے صفاتی نام وہ اللہ کے  
 آسمان سے کپڑا اوڑھ کر آیا وہاں  
 پہلے کا کپڑا پرانا پھینک کر  
 مین وہ کپڑا لیکے پیچھے ہولیا  
 وہ کہے جب یہ پُرانا ہوئے گا  
 پہنیا کپڑا ملے گا اسی اخوی  
 بس یہ شکر مین کیا اونسے کلام  
 آپ بولے نام باقر ہے مرا

ام عبد اللہ حسن کی بیٹی تھی  
 سب سے بڑا علم دین ظاہر ہو  
 دیکھا مین نراک جوان ہے نیک تر  
 تھا پرانا اور بالکل میل تھا  
 پڑھ رہے تھے کچھ فلک کو دیکھ کر  
 ویسے ہی وہ دیر تک پڑھتے  
 لیکر اوس کپڑے کو باندھا وہ جوان  
 حمد حق کرتے چلے وہ خوش نظر  
 اور پوچھا اونسے اسکا ماجرا  
 پہر کر ونگا مین خدا سے التجا  
 باندھ اوسکو پہنیک ونگا اسکو بھی  
 آپ اپنا مجھ کو اب بتلا مین نام  
 مین پسر مین حضرت سجاد کا

میرزا ناہن جسٹ داوا حسین رضا  
 بس یہ کہہ کر چل دیئے وہ با خدا  
 دوسری راوی یہ کرتے ہیں بیان  
 دیکھ کر گئے کو مسجد میں کہڑے  
 میں کیا معروضہ اوسدم امیرام  
 آپ اپنی کیجئے آواز کم  
 کیون اب چلا کے روون درو  
 خوف و اندیشے کلبے یوم الحساب  
 آپ جوا وسوقت سجد میں گئے  
 یحییٰ بن علیؑ کے پوتے ہیں  
 جعفر الصادق امام انس مہمان  
 بعد آدھی رات کے روتے ہوئے  
 حکم تو نے نیک کاموں کا کیا

دونوں ہیں زہرا علی کے نورین  
 ویکہ اس حالت کو میں بھی رویدا  
 جب چلے حج کو امام دو جہان  
 آپ چلا کر بہت رونے لگے  
 دیکھتے ہیں لوگ حضرت کو تمام  
 یوں جوابا و سدم دیئے دہی کم  
 شاید اس نے یہ حق رحمت کر  
 حق تعالیٰ کر دے مجھ کو کامیاب  
 سب میں وہاں کی ہوئی تراشک  
 جعفر الصادق کو والد ہوتے ہیں  
 اپنے والد کا یہ کرتے ہیں بیان  
 مانگتے تھے یہ دعا اللہ سے  
 وہ عمل بالکل نہ مجھ سے ہو سکا

<p> اوس سے باز آیا نہیں یوں میرا  عذر کیا اقرار ہے اے کبریا  طول ہو گا سامعین کو سننے سے  فانی دنیا کی شکایت ہر عیان  یاد رکھو اس نصیحت کو میری  فرمانبرداری میں پوشید کیا  اوسکو بھی جانو نہ چھوٹا کر سپر  وہ نہ کرنے سے ہونا خوش سخت تر  ہے گن ہونین رکھا اپنے چہیا  اوسکو چھوٹا مت سمجھو اسے رشک باہ  اوسکے کرنے سے نہ آجائے بجا  دوستوں کو اپنے وہ ربُّ العلا  اس لئے ڈرتے رہو اس نیک نام </p>	<p> کام بد جو تو نہ کرنے کو کہا  تیرے آگے تیرا بندہ ہے کھڑا  ہمیں نصیاح آپ کے اکثر لکھے  انہیں ہر اکثر محبت کا بیان  یہ نصیحت جعفر صادقؑ نہ کو کی  پہلے تو اپنی رضا مندی خدا  حکم چھوٹا بھی ہوا اوسکا اس پر  اوسکی خوشنودی اوسمیں ہو گر  دوسرا غصے کو اپنے کسب پر  اسٹے چھوٹا بھی ہوا اوسکا گناہ  شاید اوسکا غصہ اوسمیں ہو چہیا  یہ نصیحت تیسری ہے دلربا  اپنے بند و منین چہیا ہے تمام </p>
--	---

<p>سایدا اللہ کا ولی ہووے ہی جو وصیت تھی وہی جاری ہوئی وہ کفن پائے میں وہ بندہ نوا اونکا یہ تقوے غلام دستگیر</p>	<p>سمجھو نہ تم دلیس ادنیٰ کو ہی راوی لگتے ہیں کہ وقتِ آخری یعنے جرحہ دین پڑھتے تھے خادمون کو جنکے بخشے گا خیر</p>
--	---

منقبت حضرت جناب امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

<p>جعفر الصادق امام اونکا ہے نام اوزین العابدین کے پوتے ہیں حضرت صدیق کے جو پوتے تھے پوتی ہیں صدیق کی وہ لاکلام ہے جناد و مرتبہ صدیق نے جو حنیفہ تھی ہیں شاگردِ رشید ایک دن حاضر تھا میں حضرت کے یہاں عرض کی حاضر ہوں ار جانِ جہاں</p>	<p>دوستو! ہمیں جو ہیں چٹھویں امام حضرت باقر کے صاحبزادے ہیں حضرت قائم ہیں نانا آپ کے نانی کا اوس شاہ کی آسمان ہے نام آپ انہیں ناتو نسے کہتے تھے اولیا اکثر ہیں حضرت کے مرید کرتے ہیں ابن ابی حازم بیان آئے ہیں سفیان ثوری بھی وہاں</p>
--	--

اندر آنے کی جوتی پروانگی  
 کون بے سفیان ثوری جائے  
 ایک دن مسجد کے دروازہ پہ جا  
 ثور یعنی بیل کرا آئی صدّا  
 الغرض سفیان ثوری سے امام  
 گاہ گہ ملتا ہے تم سے بادشاہ  
 جاؤ تم اسدم مرے نزدیک سے  
 کوئی فرما دو حدیث مُصَظَفَہ  
 یہ حدیث اُس وقت فرما کر کہ  
 آدمی کو جب کوئی نعمت ملے  
 دیر ہو روزی کے ملنے میں جسے  
 اگر کسی پر ہو کوئی رنج و ملّا  
 مرتضیٰ نے یہ حدیث دلپذیر

حاضر خدمت ہوئے تھے وہاں  
 یہ مجبور دوست ہیں اللہ کے  
 پہلے بایان پاؤں ہوئے تھے  
 یہ لقب ہی آپ نے اپنا رکھا  
 اس طرح فرمائی ہیں اوسد کلام  
 میں پسند اسکو نہیں کرتا ورا  
 سنکے یہ سفیان معروف نہ کئے  
 تا کروں اوس پر عمل شاہد  
 پہنچی ہے والد کو اپنے باپ سے  
 منہ سے بس الحمد للہ گر کہے  
 منہ سے وہاں استغفر اللہ بس ہے  
 کافی ہے پڑھنا اوسے لاجول کا  
 کہ گئے فرزند و نکو وقتِ خیر

<p>کر عمل اسپر نہ گہر سلطان کے جا ساتھ ہی ہوتی تھی مقبولِ خدا جھوٹی چغلی جا کہا اوس سر کوئی جعفر الصادق کو بلوا کر رکھا قتل کرواؤنگا اس دم اس سبب آپ کے کہنے سے بلوایا اوسے بس اوسیدم مر گیا وہ روسیاہ واہ کیا اللہ کے محبوب تھے آپ پائے ہیں شہادت زیر سے بس کراب عاصی غلامِ دستگیر</p>	<p>یہ اشارہ تھا امام پاک کا جعفر الصادق جو کرتے تھے دعا تھی خلافت اُن و نون منصوکی وہ خلیفہ جب مدینے کو گیا ہے تہین میری خلافت کی طلب جھوٹی چغلی کھائی تھی جس شخص نے جب قسم اوس سر لئے وہ دینِ پناہ عذر خواہی کی ہے تب منصور گپ عدو آرام لینے دیتے تھے جانتے ہیں اونکو سب برپا ویر</p>
---	--

منقبت حضرت جناب امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

<p>جعفر الصادق کے فرزند کرام صابر و صالح لقب تھا اور امین</p>	<p>ساتوین ہیں موسیٰ کاظم امام کمیت میں بواحسن تھے شاہِ مین</p>
---	--



ضبطِ غصہ کو جو کرتے ہیں نہان  
 جو کراتے آپ سے اگر دُعا  
 یسم و زرا در اشرفی لے را کو  
 لینے والو کو خبر ہوتی نہ تھی  
 عالمِ یکتا تھے بیشک وہ ولی  
 یہ کرامت و صف میں انکے رقم  
 یوں شقیق بلخی نے مجھ سے کہا  
 ایک منزل میں جو ان ایک چڑیا  
 میلے کپڑے تن پہ بے سامان  
 میں نے جانا ہر کوئی صوفی فقیر  
 چاہا اپنے ساتھ والوں سے ملاؤں  
 اولیا سے میں شقیق نامور  
 آپ فرماتے ہیں جسد میں گیا

اونکو کاظم کہتے ہیں اہل زبان  
 حق سے برآتے تھے اونکے مدعا  
 آپ دے آتے مدینے والو کو  
 دیکھا ہے کون جھکو یہ سخی  
 ہیں کراماتیں ہزاروں آپ کی  
 کرتے ہیں حسام بن حاتمِ اصم  
 اک سفیر میں حج کے دیکھا ہوا  
 ہے اکیلا قافلے سے ہو جدا  
 چہرہ نورانی خدا کی شان ہے  
 نہ بچونا اوڑھنا ہے نے حصیر  
 قافلہ والوں سے کچھ خدمت کراؤں  
 ہے روایت اونکی عجیب مستبر  
 اوس مسافر کی طرف بہرِ خدا

پاس جب پہنچا تو وہ مثل شفیق  
 کہہ باقرآن میں ہے وہ اللہ  
 میں گما پیر اپنے شرمندہ ہوا  
 میں کہا ولین یہ تھا صاحب کمال  
 اس سے کروانا دعا اپنے لئے  
 ہو گیا پوشیدہ آگے سے مرے  
 دیکھا اک جا پڑہ رہا ہے وہ نما  
 پر یہ آیت پڑہ کے بولا اے شفیق  
 وہ تو یہ فرما کے غائب ہو گیا  
 مثل ادوا گئے جس وقت پر  
 ایک بدہنہ ہاتھ میں مٹی کا تھا  
 آسمان کی سمت دیکھا وہ جوان  
 ایک ہی بدہنہ وہ میری ناپس تھا

پڑھ کے آیت یوں کہا تب اے شفیق  
 مان گمان ہی بعض ہوئی میں گنا  
 یہ کہا وہ راستہ اپنا لیا  
 نام بھی بتلا دیا اور دل کا حال  
 اور گناہوں کی معافی مانگئے  
 وادسی فصیح میں پہر پایا اوسے  
 میں گیا نزدیک اوس دم بانیاً  
 توبہ کرنے والے ہیں بیشک شفیق  
 میں نے جانا ہے یہ ابدال خدا  
 اک کنوین پر وہ جوان نظر آیا  
 وہ قضا اوس کو میں گر گیا  
 عوض کی اے کار ساز و جہان  
 پہر دے اب اوس کو اے بار خدا

راوی کرتے ہیں قسم کھا کر بیان  
 بدہنہ اوپر آگیا وہ ذمی و قاک  
 ایک ٹیلے پاس جا کر ریتی کے  
 بس ہلا کر پی رہا تھا وہ جوان  
 مانگتا تھا جو کچھ خدا تک کو دیا  
 بس اونہون نے مجھ کو وہ بدہنہ دیا  
 مثل ستو کر تھا اللہ رے مڑ  
 کہتے ہیں حضرت شقیق خوش بیان  
 ایک شب کے میں دیکھا بانیاً  
 گریہ و زاری تھی اور عجز و بکا  
 پھر مٹا پاک میں وہ دل گدگد  
 فرض سبکے ساتھ پڑھ آ کر مٹا  
 پھر مٹے پر وہ ابراہیم کے

خوش پانی کو ہوا ہے ناگہان  
 کرو ضرور کعت پڑھے میں نفل چاہا  
 ریت اوس بدہنہ کر منہ تک پہنچا  
 میں سلام اوسدم کیا جا کر وہ پنا  
 اوس سے مجھ کو بھی عطا ہو ورنہ  
 خوش ہوا میں اور اُسے پیئے لگا  
 عمر بہر بھولا نہ اوس کا ذائقہ  
 پھر ہوا نظر و نشے غائب وہ جوان  
 رات آدھی تھی وہ پڑھتا تھا نماز  
 شب گزاری وقت آیا صبح کا  
 صبح کی سنت پڑھے میں بانیاً  
 صبح تک کرتے تھے کعبے کا طواف  
 عاجزی سے نفل و رکعت پڑھے

<p>             مین بڑا آگے کہ تا کروں سلام              ہو گیا چاروں طرف سے اردو ام              اہل مکہ نے کہا یہ مجھ سے تب              رو دیا یہ سن کے مین ہو کر ملول              یہ دعا فرماتے تھے با حِدا              موت کی سختی میں راحت دیجئے              روزِ محشر مین مجھے کر کامیاب              اسے سیکھا چاہئے آدابِ پین              اب کے پیروں کو عجب مین قیال              عاصی مخزون غلامِ دستگیر           </p>	<p>             جب پانسی وہ خوش و خوش حرام              گھیرے بس اگر ہزاروں خاصِ عام              مین نہ پوچھا کون ہی یہ ذی حَسَب              موسیٰ کاظم مین یہ ابنِ رسولؐ              حال کیا تھا وقتِ آخر آپ کا              اے جناب کبریا اللہ میرے              عفو کر یا رب مجھے وقتِ حساب              یہ ہیں اولادِ شفیع المذنبین              ہونہوت جھکے گھرا دکھایہ حال              و مہو نڈا فضلِ خداوندِ قدیر           </p>
--	---

<p>منقبت حضرت جناب علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ</p>	
<p>             ہے علی موسیٰ رضا اوس شہ کا نام              ہیں امام ضامن و ثامن بھی           </p>	<p>             اے عجوبہ آٹھویں ہیں جو اسم              متین کرتے ہیں سب جس شاہ کی           </p>

موسیٰ کاظمؑ ہین والد آپ کے  
 کسر نفسی آپ میں تھی اس قدر  
 لشکری اک آ کے حضرت سے کہا  
 آپ چپکے ہو گئے اور اٹھ گئے  
 یوں لگا حضرت کو کہنے اسیا  
 بچکو نہلا ڈال پانی سپر اب  
 حسن پر شرمائے جسکے مہروا  
 استنہ میں اک شخص آیا ہوا  
 بے تحاشا چیخ مارا رو دیا  
 ہاے یہ ابن رسول اللہ سے  
 لشکری یہ سنکے قد و پیر گرا  
 میں جو پانی ڈالنے کو تھا کہا  
 آپ فرما ہے ووتا کار ثواب

اور رضا صابر ز کی القاب تھے  
 ایک دن حمام میں تھے جلوہ گر  
 میں نہانا ہوں یہاں تو یہاں تڑپا  
 اکٹھا اوسپر نہ کر بد ذات نے  
 چاہتا ہے تو اگر اپنی پناہ  
 اوسکو نہلانے لگے محبوب رب  
 آپ کو بولا سید وہ روسیا  
 آپ کو پہچانتا تھا وہ جوان  
 یوں کہا اے لشکری پس تو مرا  
 تو نے خدمت لی خدا سمجھتے  
 سعادت سے عرض یوں کر لگا  
 کیوں نہ تب انکار فرمائے شہا  
 میں نہ چاہا اوسکو چہرہ نون گر حجاب

اسلئے فرمانِ بجا لایا ترا  
 تھا خلیفہ اوندون مامون رشید  
 شہرِ نیشاپور میں بلوایا ہے  
 جمع تھے لاکھوں تماشے کے لئے  
 آپ تھے اسوقت محل میں سوا  
 یوں لگے چلانے لاکھوں خاصِ عام  
 آپ نے جسدِ مٹھایا پردے کو  
 تھے بڑے نورانی وہ بندہ نوا  
 شور و غل کرتے تو بیحد خاصِ عام  
 عرض کی سب نے کہ یا شاہِ ہڈ  
 تب حدیثِ مصطفیٰ فرمادیے  
 مصطفیٰ کو حکیمِ ربِّ العالمین  
 کلمہ طیب جو ہے کلمہ مرا

تاکہ تجھ کو اجر دے اسکا خدا  
 کر کے حضرت کو با صرارِ مرید  
 کیا لکھوں جو ماجرا پیش آیا ہے  
 مومنین یا ہر نیکو شہر سے  
 منتظر سب ہو رہے تھے پھر  
 پردہ محل کا اٹھا دو یا امام  
 لاکھوں چلا کر گرے بیہوش  
 تھا جمالِ مصطفیٰ کیسو دراز  
 لوگ مشکل سے ہوئی ساکت تمام  
 کوئی فرما دو حدیثِ مصطفیٰ  
 پہنچی تھی جو والد اور اجداد  
 لاسایا ہے یہ جبریلِ امین  
 قلعہ ہے وہ اسمین جو داخل ہوا

امن میں آیا مرے حق نے کیا  
 راویوں نے جو سند اسکی لکھی  
 لے گیا اعزاز سے مامون نے  
 بین کرامتین ہزاروں آپ کی  
 ایک دن خادم سر حضرت نے کہا  
 میرے مرنے تک اگر افتا کیا  
 وہ قسم کیا یا تو فرمائے خصوصاً  
 گہر خلیفہ کے کچھ اب اسے دینا  
 زہر ہی اور نہیں وہ جب ہم کھا کر  
 باپ جو مامون کا ہے ہارون شید  
 دفن کرنا چاہیگا مامون وہاں  
 آرزو اسکی خدا دیگا نہیں  
 دفن کا حضرت کو تھا جسما مقام

اور وہ میرے غذا یوں سیرچا  
 وہ اڑھائی لاکھ کی گنتی ہوئی  
 اپنی لڑکی عقد میں دی آپ کے  
 یہ کرامت ہے مجھ کو آخر ہی  
 راز اک کہتا ہوں رکھا اسکو چھپا  
 ویکہ دامنگیر ہوں میں کل ترا  
 موت میری ہی قریب ہی ذی شعور  
 کہانے میں آئینگے انگور و انار  
 جا ملین گے اپنے ہم اجداد سے  
 قبر کے نزدیک اس کے اسر سعید  
 میں جتا دیتا ہوں بجکواں جو ان  
 سخت پتھر سے بھی ہوگی وہ زمین  
 جاے وہ دکھلا دیے اوسلام

ایسا فرمائے ہو جسم انتقال  
 ہو چکے تیار جب لاشہ مرا  
 افٹنی پر ہو گا وہ اور اوٹنی  
 وہ پڑھائینگے جنازے کی نما  
 بعد پھر مین نے بتایا ہے جہان  
 نکلیگا پانی سفید اس جا بڑی  
 ہو کر جب موقوف آمد پانی کی  
 راوی کہتا ہے کہ اک دن باہر  
 دیکھ کر منجھو یہ حضرت نے کہا  
 کہہ کے توحید الہی آپ نے  
 راوی کہتا ہے ہوا جسم وصال  
 ہاتھ مین رومال ہر مامون کے  
 جو جو فرمائے تھے مجھ کو وہ امام

تو خلیفہ کو نہ دینا یہ حال  
 ایک جھٹل سے سوار آ جائیگا  
 دیگی بچہ قدرت حق سے جہی  
 اقدار اونکی کریں سب بانی  
 کہو دنا وہاں قبر اک تھکی عیان  
 اوسکے نیچے پھر کہنا چاہیے  
 بس وہیں ہی دفن کی جائیگی  
 گھر سے نکلے مین خلیفہ کے حضور  
 کام اون لوگوں کو اپنا کر چکا  
 پھر بزرگی حق کی فرمانے لگے  
 گھر خلیفہ کے مین جا دیکھا چل  
 پوچھتا ہے اشکاپہر ہاتھ سے  
 مین کہا مامون کو وہ باتیں تمام



رویا سن کر امتحان کے واسطے  
 سخت پتھر سے زیادہ تہی نہیں  
 اونٹنی پر اک سوار آغیب سے  
 بھیجا اونکے ڈھونڈنے کو وہ آ  
 زہر سے پائے شہادت وہ امام  
 لڑکی وہیکر زہر حضرت کو دیا  
 جانتے تھے اپنے قاتل کو امام  
 غوث اعظمؒ کے یہ صاحبزادے  
 غوث اعظمؒ کو حسین پاک سے  
 سلسلہ غوث الورا کا دوستو  
 شیخ دین معروف کرخی سعید  
 بس ولایت اور خلافت غوثی  
 ہیں یہ مرشد زادے غوث پاک کے

قبر کھدوایا ہے پیچھے باپ کے  
 بس یثیمان ہو گیا اندوگین  
 پڑھ جنازے کی نماز اور چلے  
 ہو گئے غائب وہیں وہ دومی قاتل  
 بعض کہتے یہ خلیفہ کا تھا کام  
 بھید اسکا جانتا ہے کبیر یا  
 پر نہ بتلائے کسی کو اسکا نام  
 عرض اس عاصی کی ہر سن لہجے  
 نانا ہے جدی ہی اور نانا ہو  
 پہنچتا ہے حضرت معروف کو  
 وہ علی موسیٰ الرضا کے ہیں مرید  
 لی ہے اولاد حسین پاک سے  
 اس لئے تعظیم انکی چاہیے

<p>             بولتے ہیں ہم ہیں ساداتِ حسینؑ              وقت اور تعظیم کا موقع کہاں              بیٹھتے ہیں یہ بھی جا آداب سے              انکے چہرہ و پیر ہے مظلومی کا بابا              وہ سب اولادِ حسینؑ پاک تہی              چاہیے تعظیم مرشدِ زاد و کی              تجھ کو کیا نسبت غلامِ دستگیر              جیسا تو اُنکا غلام اُنکا غلام           </p>	<p>             خوشیوں کا ان دنوں ہے چین              جب سینی سید آوین انکے یہاں              بولتے ہیں میر صاحب آئیے              پہلے سے مظلوم ہیں یہ آشکا              مومنو جتنی ہوئی سید کشی              اگر قربت کو نہ مانیں قادری              گروہ ہوں مظلوم یا یہ ہوں میر              پیر کے گھر کلبے تو ادنیٰ غلام           </p>
--	---

### مستقبلت حضرت جناب امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

<p>             ہاں محمد ہے تقی اوس شہ کا نام              معرفت کے علم میں کامل تہر آپ              راوی اک لگتے ہیں حال آنجا              کھلتے تھے رہ میں لڑکے بیشمار           </p>	<p>             جو نوین ہیں دوستو حضرت امام              عالم اور فاضل تہر اور عاقل تہر آپ              پچھنے سے تہر بڑے حاضر جواب              جاتا تھا مامون کہیں بھی شکار           </p>
---	---

تھے کہڑے اون لڑکوں میں جس نے تھی  
 آپ ویسے ہی رہے اوسجا کھڑے  
 ساتھ سب لڑکوں کے کیون بھاگ نہیں  
 امیر المؤمنین یہ راستہ  
 دوسرا کرتا اگر میں کچھ گناہ  
 ہے گمان نیک اب تجھے برا  
 میٹھی باتیں سنکے اوس معصوم کی  
 نام پوچھا آپ کا مامون نے  
 تب تو اوس شہ نے خلیفہ سے کہا  
 اپنے گہر لایا اونہیں مامون نے  
 عقد اپنی لڑکی سے کر آپ کا  
 ہیں ہزاروں ہی کراست آپ کی  
 کہتے تھے جو شخص اللہ سے ڈرا

خوف سے مامون کے بھاگے سہی  
 پوچھا اوس شہزادے سے مامون نے  
 یوں جواب اوسدم دیے وہ شاہین  
 تنگ ہوتا اگر تو میں ہٹ جاتا تھا  
 ڈر سے تیرے بھاگتا کوئی راہ  
 کچھ نہ چھوچھو گیا ضرر ہوں بے خطا  
 دل میں مامون کے محبت لگتی  
 اور کہا والد تہا رے کون تھے  
 بیون محمد بن علی موسیٰ الرضا  
 پاس رکھا ہے بڑے اعزاز سے  
 پر مینے کو اونہیں پہچا دیا  
 کچھ بین لکھتا ہوں نصیحت آپ کی  
 اوس سے ڈرتی ہر سہی خلق خدا

جو کوئی حاجت رکھا اللہ سے  
 ہونے بائیں آدمی کے بے حال  
 پارسائی فقر کی زینت ہوئی  
 مرتبے کی زینت آبی عاجزی  
 حسن خلق ایذا سے خلق اللہ کچے  
 کہتے ہیں انصاف اُسے اہل عقول  
 تو برا حسن چیز کو ہے جانتا  
 مگر کہتے ہیں جسے اہل صفا  
 میں جبر و غرر عمل کر کے ظلم  
 ہے تو ہے بے سخاوت و درگاہ  
 میں جبر و غرر عمل کر کے ظلم  
 ہے تو ہے بے سخاوت و درگاہ

لوگ سب محتاج اور سکے ہونگے  
 یاد رکھو عقل میں ہے سب کمال  
 خیر زینت ہی مصیبت کی بڑی  
 اور فصاحت یا تو کم زینت ہوئی  
 ہی سخاوت نیکی کر خدا سے  
 بات جو حق ہے اور سزا قبول  
 سب مسلمانوں کو ہی دوس ہی کا  
 جانتا محسن کے بے احسان  
 ہوتی ہے حاصل صاف ہون  
 تیسری ہے ایک ساری ماہر  
 وہ کہتی شہرہ ہوئے کاہن  
 شہرہ ہے وہ ہر کسی کی  
 میں جبر و غرر عمل کر کے ظلم

ختم کر دے بس غلامِ دستگیر	اوس شہر دین کے نصیاح ہیں کثیر
---------------------------	-------------------------------

منقبت حضرت جناب امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

<p>اسی محبوب ہیں یہی دشوین امام کنیت ہے ابو محمد آپ کی حلم کا حال آپ کے کیا پوچھنا راستے میں ایک اعرابی ملا ہوں محب دادا علی کا آپ کے ہوں درہم دیا کیسے دس ہزار ہم ادا کر دینگے یہ قرضہ ترا آپ نے اتنا تمسک لکھ دیا جاؤں دربارِ خلیفہ میں جب جان مت گر کچھ کہیں سلطانِ ان دیکھ حضرت کو یہ معروضہ کیا</p>	<p>جو محمد ہیں تقی عالی مقام آپ کے والد محمد ہیں تقی یوں کراماتیں تو ہوتی تھیں سدا ایک دن جاتے تھے وہ شاہ ہوا عرض کی یجا کے گہراوس شخص نے قرضہ اسی مجھ پہ ہے اسی دیندا آپ نے فرمایا غم اسکا نہ کھا یعنے اوس سائل یہ جتنا قرض تھا اوسکو یوں فرما دی وہ محبوب تو تقاضا سخت کرنا اُس کے وہاں وہ گیا دربار میں کا غذا لیا</p>
--	---

<p>میرا قرصہ یا شہ دین دیجئے  بس لگا کرنے تقاضائے شہ  تیس توڑے بھیجے ہیں درہم گما  یون کیا معروضہ اس سلطان دین  فضل سے حضرت کروہ تول گمر  سب پہ لیجا تیر حصہ ہے تمام  میں وہ سب دیتا تجھے ای بخیر  دوستو یہ حال تھا حضرات کا  بس کرای عاصی غلام دستگیر</p>	<p>آپ دستاویز اپنا لیجئے  کچھ منانے سے نانا وہ سعید  ماجر جو یہ خلیفہ نے سنا  وس ہزاراوس سی لیا سائل دین  جس قدر مطلوب تھے درہم مجھے  سکے سائل سے یہ فرما کر امام  اس سی بھی زاید درہم ہوتے اگر  تیس توڑی وہ خوشی سے لگیا  سننے والو پیر نہ ہو بار کثیر</p>
--	---

منقبت حضرت جناب امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

<p>ہاں جن ہر عسکری و شہ کا نام  ہیں لقب خالص سراج اور عسکری  طفلی میں علم و کرامت اور کمال</p>	<p>ای محبوب گیارہویں ہیں جو امام  کنیت ہی ابو محمد آپ کی  آپ کو بخشا تبار ذوالجلال</p>
--	--

تہا زمانہ اون دنوں بہلول کا  
 حضرت بہلول تھے مقبول رب  
 تارک دنیا تھے اور روشن ضمیر  
 وہ ولی تھے یہ امام وقت تھے  
 اون دنوں شہزادے تھے نوسال  
 لڑکے سارے کھیلتے تھے باخوشی  
 شاہزادی کیون کہڑی بین چپ اوس  
 دین اگر حضرت مجھے پروانگی  
 آپ نے فرمایا او کم عقل کے  
 پوچھا پہر بہلول نے شہزادے  
 آپ فرمائے ہمیں اللہ نے  
 پہر یہ پوچھا آپ سے وہ نیکذا  
 بولے حضرت آیتہ قرآن سے

گفتگو دنوں کی سینے ہنزا  
 لکھتے ہیں بہلول دانا انکوسب  
 خوف اوسے کرتے تھے شاہزادے  
 با منظر تفریر ہے سینے اسے  
 آپ لڑکوں میں تھی آزدہ کھڑے  
 آپ سے بہلول نے یہ عرض کی  
 کچھ نہیں شاید کھلونا آپ پاس  
 میں کھلونا لاکے گزراؤں ابھی  
 کھیلنے کو ہم نہیں پیدا ہو  
 آپ پہر کس کام کو پیدا ہو  
 پہچا ہے علم و عبادت کے لئے  
 کیون ہوئی معلوم شہزادی یہ بات  
 پڑھ کے وہ آیت سنائی آپ نے

ما قلنا انفقنا بالاعقاب ای کم عقل ہم کیسے کر نہیں پیدا کئے گئے

فَحَسْبُنَا مَا نَمِشُّ غِيَاثًا وَآتَاكُم مِّنَ الْغِيَاثِ لَا يَحْزَنُونَ

وَمَا يَحْزَنُونَ لِمَا كَلَّا لَآئِدَةً

ہم عبث تم کو نہیں پیدا کیے  
عرض کی یہ سنکے تب بہلول نے  
وعظ فرماے نصائح کروہیں  
بس یکایک حال دیگر ہو گیا  
عرض کی بہلول فریہوش آریہ  
حال یہ ہے آپ بچے ہیں ابھی  
یوں جواب اوسدم دیا ہے آپ نے  
بارہا دیکھا ہے میں فریہوش مان  
وہ نہیں جسم دکھتی ہے عیاں  
اگ چولہے کی دھک اڑھتی ہے تب  
جائیگی دھکائی وہ انسانوں سے  
اون بڑو نہیں بچر گر شامل ہو  
خوف ہے میں وہی بچہ ہوں اگر

پہر ہمارے پاس اکدن آو گے  
کچھ نصیحت وعظ فرما دیجیے  
شعر کچھ پڑھنے لگے وہ شاہین  
آگے غش میں وہ محبوب خدا  
کیا یہ حالت تھی مجھے تب بے خبر  
بے گنہ ہیں اور یہ حالت آپ کی  
جاؤ اے بہلول میری پاس سے  
چولہے میں سلگاتی ہیں جب لکڑیاں  
ڈالتی ہیں اوسمیں چوٹی لکڑیاں  
حال دوزخ کا یہی ہے بولعجب  
خوف آتا ہے یہی ہر دم مجھے  
وہ سلگ جائیگی مثل اس چولہے کے  
ہو گئے بہلول سنکر چشم تر



اب کے درویشوں کا غرہ اور ہے  
مَوْحِبًا لِی رَسُوْلٍ نَّظِيْرٍ

عجز کا شہزادوں کے یہ طور ہے  
عرض کر رُو کر غلامِ دستگیر

منقبت حضرت جناب امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہیں محمد مہدی آخر زمان  
تھے محمد او کو فرزند ایک ہی  
گم ہو جی جگہ پتا اب تک نہیں  
منتظر ہیں اونکے آنے کے تمام  
پیدا ہونے والے ہیں و شاہین  
باپ عبد اللہ مان کا آئینہ  
آپ کے میں سفر کر جائینگے  
آپ پہلے ہی تو لگے ہوئے  
بالیقین تائید سراسر شاہ کی  
جسطرح پیغمبروں کے معجزے

بارہویں ہیں جو امام اسد جان  
گیارہویں جو شہ حسن تھے عسکری  
نوبرس کی عمر تھی اور تھے حسین  
شیعہ کہتے ہیں یہ ہیں مہدی امام  
سنی کہتے ہیں نہیں ایسا نہیں  
نام احمد یا محمد ہوگا  
لاکھوں جب بیعت کرینگے آپ سے  
حضرت عیسیٰ کے ظاہر ہونے سے  
مارینگے دجال کو عیسیٰ نبی  
وہ کرشمے ان سے ظاہر ہوینگے

چکے گا ان سے بافضل خدا  
ختم کر بس اے غلام دستگیر  
ہم بھی آپہی کے گہر کے ہیں غلام  
ہو رہا تھی دو جہان کی فکر سے  
از طفیل آلِ پاکِ مصطفیٰ

شرق سے تا غرب دینِ مصطفیٰ  
مختصر ہے حال ہر روشن ضمیر  
اب دعا کر یا تہ اٹھا کر یا امام  
آخر رسول دوسرا کے لاٹھے  
یان کے والے کے برائین

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

خط جلد درمبلہ خط کتابت نظام الفقرا مسکین

محمد عبداللہ المعروف بے شہو مطبعہ کتب

سلطان کتب جلد اللہ تعالیٰ ملکہ و سلطان

مطبوعہ مطبعہ فیض الکیم عم خید آباد

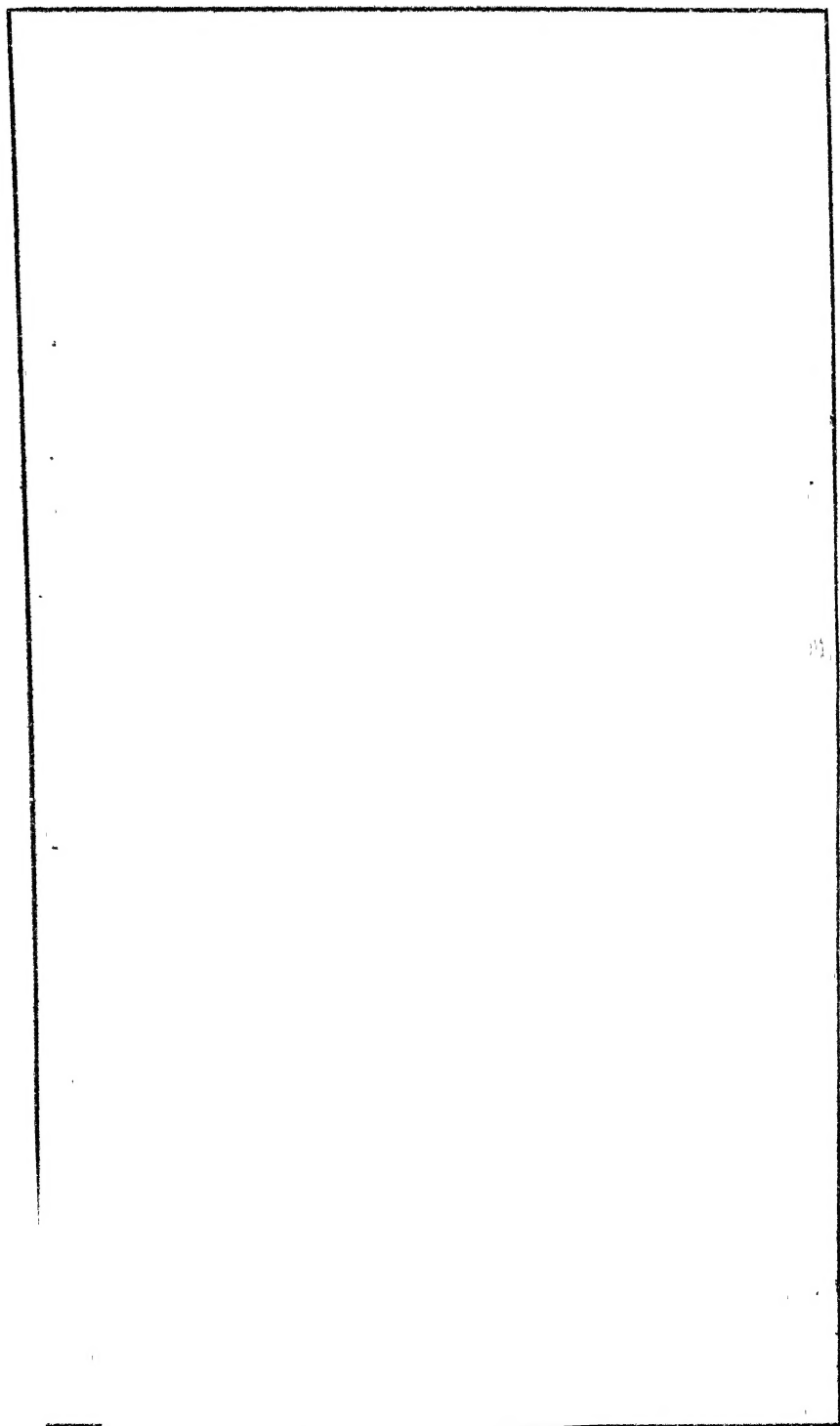


ضیاء بخش دیدہ اسلام

۱۳۱۶ھ

۱۸۹۹ء

10



۳۹

